حرفِ آغاز

مَیں نے یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور سے ''اُردو شاعری میں عالمگیریت'' کے موضوع پر ممتاز نقاد ڈاکٹر سلیم اختر کی نگرانی میں مقالہ لکھ کر ایم۔فل کی ڈگری حاصل کی۔ بعدازاں مَیں نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور سے پی ایچ۔ ڈی کا عزم کیا تو پروفیسر ڈاکٹر شفیق عجمی صدر شعبۂ اُردو نے مجھے ''اُردو میں بچوں کا منظوم ادب'' کے عنوان سے مقالہ تحریر کرنے کی ذمہ داری سپرد کی جس کی نگران نہایت مہربان اور مددگار اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر شائستہ حمید خان نے کمال خلوص کے ساتھ مقالہ کی تکمیل کے مراحل میں اپنے گراں قدر مشوروں اور تجاویز کے ذریعے میری راہنمائی کی۔ پروفیسر ڈاکٹر ہارون قادر بعدازاں شعبۂ اُردو کے صدر مقرر ہوئے اور تا حال ۲۰۱۵ء قائم مقام ہیں۔

''اُردو میں بچوں کا منظوم ادب'' ایک جامع اور وسیع موضوع ہے۔ میں نے گزشتہ چار برس کی انتھک محنت اور کدوکاوش سے تحقیق کے مراحل طے کرنے کے بعد اِسے تحریر کیا ہے جو چار ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اوّل میں ''منظوم ادب کی روایت، ضرورت اور اہمیت'' جس میں امیر خسرو سے لے کر غالب تک تقریباً ان تمام شعرائے کرام کا ذکر کیا گیا ہے جنھوں نے امیر خسرو کے منظوم ادب کی روایت کو قائم رکھا جن میں خود امیر خسرو، غالب، مولانا الطاف حسین حالی، مولانا محمد حسین آزاد، اسماعیل میرٹھی، نظیر اکبر آبادی، حفیظ جالندھری اور علامہ محمد اقبال شامل ہیں اور مزید ان شعرا کا ذکر بھی کیا ہے جنھوں نے کلاسیکی عہد کے شعرا کی منظوم ادب کی روایت کو قائم رکھا اور یہ روایت آج بھی اسی طرح چلی آ رہی ہے اور بچوں کے لئے آج بھی منظوم ادب تخلیق کیا جا رہا ہے۔ جن شعرا نے منظوم ادب کی روایت کو قائم رکھتے ہوئے منظوم ادب تخلیق کیا ان میں سے چند ایک جن کا ذکر مقالہ میں کیا گیا اُن کے نام درج ذیل ہیں: صوفی غلام مصطفےٰ تبسم، تلوک چند محروم، میلا رام وفا، تاجور نجیب آبادی، فیض احمد فیض، عابد علی عابد، جمیل الدین عالی، سراج الدین ظفر، احمد فراز، اختر ہوشیار پوری، محشر بدایونی، ڈاکٹر کنول فیروز اور ثاقبہ رحیم الدین شامل ہیں۔

باب دوم میں بچوں کا منظوم ادب دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور اس میں فورٹ ولیم کالج کی تمام ادبی خدمات کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ حصہ الف میں ''اُردو ادب میں غیر ملکیوں کی خدمات'' کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن غیر ملکیوں نے اُردو

ادب میں حصہ ڈالا ان میں ڈاکٹر جان بورتھوک گل کرسٹ، ولیم ہنٹر، جان ولیم ٹیلر، کیپٹن تھامسن رُوبک، کیپٹن ولیم پرائس پیش پیش ہیں۔ فورٹ ولیم کالج کے علاوہ جو مدارس دوسرے صوبوں میں قائم کیے گئے جن میں کلکتہ مدرسہ (۱۷۸۰ء) سنسکرت کالج (۱۷۹۱ء) بنارس اورینٹل سیمنری یکم جنوری ۱۷۹۹ء کلکتہ، ایسٹ انڈیا کالج ۱۸۰۶ء کا ذکر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہندوستان میں اُردو کی ترویج کے لئے جن میں مولفین، معلمین، مترجمین نے درس وتدریس کا کام کیا ان میں نہال چند لاہوری، کاظم علی جواں، مظہر علی خاں ولاؔ، حیدر بخش حیدری، خلیل علی خاں اشکؔ، میر امن دلی والے، بنی نرائن جہاں، مرزا جان طپش، حفیظ الدین احمد، سید منصور علی، محمد بخش، غلام حیدر عزت، سید نور علی، تو تا رام، باسط خان باسط، بہادر علی حسینی، للو جی لال کوی، مرزا بیگ، سدل مشر پنڈت، اکرام علی، مولوی امانت اللہ شیدا، مرزا مغل نشاں، میر شیر علی افسوس، سید علی، میر معین الدین فیض، تارنی چرن متر، سید حمید الدین بہاری۔ حصہ (ب) میں منظوم تراجم کے ذکر میں جن شعراء، ادیبوں اور مترجمین نے انگریزی سے اُردو میں منظوم ترجمہ کیا ہے۔ منظوم ترجمہ انگریزی نظموں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ترجمہ کرنے والوں میں مولانا محمد حسین آزاد، حامد اللہ افسر میرٹھی، ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، منشی تلوک چند محروم، احمد عقیل روبی، سیدہ عزیزہ کاظمی، بدر الزماں بدر، سعید الدین خاں سعید، رسا ہمدانی، ضامن کنتوری، عزیز کاظمی، محی الدین اور ٹیگور شامل ہیں۔ انگریزی شعرا جن کی نظموں کا ترجمہ کیا گیا ان میں ولیم کوپر، جین ٹیلر، میری ہووٹ، ولیم بازنس، میلڈا اینتھم ایڈورڈ، رالف والڈ ایمرسن، فلیکا ہیمنز، ولیم بلیک، ولیم ورڈز ورتھ، سموئیل ٹیلر کولرج، پی بی شیلے، گوڈ فیری سیکس، این ٹیلر اور پاکستانی شاعرہ زبیدہ ڈوسل نمایاں ہیں۔

باب سوم میں ''منتخب شعری مجموعے'' شامل کیے گئے ہیں جن شعرا نے بچوں کے لئے شعری مجموعے تخلیق کیے ہیں ان میں سورج نرائن مہر، صوفی تبسم، عشرت رحمانی، سید ضمیر جعفری، سیفی سیوہاروی، مخمور جالندھری، قیوم نظر، قتیل شفائی، شان الحق حقی، حکیم محمد سعید، خاطر غزنوی، ابنِ انشا، خالد بزمی، محمد شفیع الدین نیر، عبدالمجید بھٹی، آغا شیدا کاشمیری، خالد بٹالوی، حامد علی نقوی، آثم پانی پتی، عابد نظامی، اقبال ارشد، حسین سحر، ریاض الرحمان، ناصر زیدی، احمد عقیل روبی، ابصار عبدالعلی، کرامت بخاری، اعزاز احمد آذر، لطیف فاروقی، عبدالرحمٰن خالد، مظفر محسن، وجاہت حسین، عزیز ہاشمی، ظریف احسن، شہناز مزمل، اعجاز فیروز اعجاز، نصیر شیدائی، فرات غضنفر اور رمضان گوہر شامل ہیں۔

باب چہارم میں ''رسائل وجرائد میں بچوں کا منظوم ادب'' بیان کیا گیا ہے۔ اس باب میں پہلے چند اشاعتی ادارے جنہوں نے اُردو ادب خصوصاً بچوں کے ادب میں نمایاں کردار ادا کیا ہے ان میں دارالاشاعت پنجاب (۱۹۹۸ء لاہور) جامعہ ملیہ ۱۹۲۰ء، مکتبہ جامعہ ۱۹۳۶ء، اس کے علاوہ اخبارات اور رسائل میں فرق، اُردو اخبارات میں شائع ہونے

سلسلے بچوں کے صفحات کے مثبت اور منفی اثرات و مقاصد، ۲۰۰۲ء، تک موجود دو سو سے زائد رسائل کی فہرست، وہ رسائل جو وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہوتے چلے گئے۔ موجودہ دور میں ان کے نام ونشان تک مٹ چکے ہیں۔ رسائل کے حوالے سے جن رسائل کو بچوں کے منظوم ادب کے حوالے سے شامل کیا گیا ہے ان میں ماہنامہ ''پھول''، ماہنامہ ''پھلواری''، ماہنامہ ''تعلیم و تربیت''، ماہنامہ ''بچوں کی دنیا'' اور ماہنامہ ''ہمدرد نونہال'' ہیں۔ ان رسائل میں جن شعرا کا منظوم کلام شائع ہوتا رہا۔ ان تمام شعرا کے نام اور چند ایک شعرا کا منظوم کلام نمونہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح اخبارات میں روزنامہ ''امروز''، روزنامہ ''مشرق''، روزنامہ ''جنگ''، روزنامہ ''نوائے وقت''، روزنامہ ''پاکستان'' میں شائع ہونے والے شعرا کے نام اور ان میں سے چند ایک شعرا کا منظوم کلام نمونہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

مقالے کی ترتیب و تہذیب کے لئے میں نے جی سی یونیورسٹی لائبریری، لاہور، گورنمنٹ پنجاب پبلک لائبریری لاہور، پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور اور اورینٹل کالج لائبریری لاہور، جناح پبلک لائبریری لاہور، چلڈرن کمپلیکس لائبریری لاہور اور دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور، مختلف بک شاپس، انٹرنیٹ، اخبارات، رسائل و جرائد کے دفاتر اور مدیرانِ جرائد سے معلوماتی استفادہ کیا۔

اس ضمن میں مَیں اُن تمام معزز شخصیات کی ممنون اور احسان مند ہوں جنہوں نے مقالہ کی تہذیب و تحقیق کے دوران مجھے اپنے مفید مشوروں، آراء، تجاویز اور عملی تعاون سے نوازا۔ جن میں اُستادِ محترم ڈاکٹر کنول فیروز، ناصر زیدی، احمد عقیل روبی، نسرین انجم بھٹی، ڈاکٹر تبسم کاشمیری، ڈاکٹر سعادت سعید، ڈاکٹر شفیق عجمی، اعزاز احمد آذر، کرامت بخاری، شعیب مرزا، خلیل طاہر سندھو وزیر اقلیتی امور پنجاب، تقدس مآب بشپ ڈاکٹر الیگزنڈر جان ملک، تقدس مآب بشپ عرفان جمیل، ویری ریورنڈ شاہد پی معراج اور ڈاکٹر لیاقت قیصر خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

اِن کے علاوہ جی سی یونیورسٹی کے سینئر لائبریرین محمد نعیم، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری کی ڈائریکٹر ڈاکٹر فاخرہ ہاشمی اور پرسبٹرین چرچ آف پاکستان کے چیف اکاؤنٹنٹ نعیم اقبال کی بے حد ممنون ہوں جن کی معاونت اور خصوصی تعاون مجھے حاصل رہا۔

آخر میں ایک مرتبہ پھر اُستادِ محترم ڈاکٹر کنول فیروز کی تہِ دل سے ممنون ہوں کہ اُنہوں نے مقالہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں متعلقہ مواد، کتب اور رسائل و اخبارات تک میری رسائی ممکن بنائی اور مقالہ کی ترتیب و تہذیب میں بھرپور تعاون کیا۔ اِن کے علاوہ مَیں تمام معاونین اور اساتذہ کے تعاون کی شکرگزار ہوں اور سب سے بڑھ کر اپنے خدائے بزرگ و برتر کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے مجھے صحت و تندرستی کے ساتھ ہمت، توانائی و صلاحیت، توفیق اور اپنی تمام تر